بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۱۹ ہجرت ۱۳۴۶ ہش | ۸ صفر ۱۳۸۷ھ | ۱۹ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۰۸

65

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

—• ربوہ ۱۸ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی زخم والی ٹانگ میں ابھی کافی کھچاوٹ ہے۔ جس سے چلنے میں درد ہوتی ہے۔ نیز پرانی پیچش کی وجہ سے جگر متورم ہونے کے باعث حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ کمزوری تا حال زیادہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

—• کراچی ۱۶ مئی (بذریعہ تار) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ کا ۱۵ مئی کو جناح ہسپتال کراچی میں اپریشن ہوا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—• لاہور۔ مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب مغلپورہ ۲۰ یوم سے بعارضہ لقوہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں

—• ربوہ ۱۷ مئی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے ۲۰ روز کی رخصت گزار کر ۱۶ مئی سے دوبارہ وکالت مال میں اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔

ربوہ کا شماریاتی جائزہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے شماریات (statistics) کے طلباء اپنے عملی تجربہ کی غرض سے ربوہ کا شماریاتی جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ طلباء سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور صحیح معلومات بہم پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ (سعید اللہ خان لیکچرار شماریات)

چندہ وقف جدید

وصولی چندہ میں کافی کمی آ گئی ہے امراء مقامی و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنے حسابات کا جائزہ لیں۔ اور ایسا انتظام فرمائیں کہ ساتھ ساتھ وصولی ہوتی جائے اور بقایا نہ ہونے پائے۔ جس قدر رقم وصول ہو چکی ہے چندہ کے ہمراہ مرکز میں بھجوا دی جائے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے

خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے

"ہماری جماعت کو جس کو خدا نے بصیرت دی ہے اور ان میں نفاق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے جس سے تعلق پیدا کیا ہے اس میں نفاق نہیں۔ شکر گزاری کا بڑا عمدہ نمونہ بننا چاہیئے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ان کی فراست نے غلطی نہیں کی۔ اس لئے کہ مَیں درحقیقت وہی ہوں جس کے آنے کو ایمانی فراست نے ملنے پر متوجہ کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ گواہ اور آگاہ ہے کہ میں وہی صادق اور امین اور موعود ہوں جس کا وعدہ لوگوں کو ہمارے سید و مولیٰ صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دیا گیا تھا۔ مگر جنہوں نے مجھ سے تعلق پیدا نہیں کیا وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔ فراست گویا ایک کرامت ہے۔ یہ لفظ فراست بفتح الفاء بھی ہے اور بکسر الفاء بھی۔ زبر کے ساتھ اس کے معنی ہیں۔ گھوڑے پر چڑھنا مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور اللہ سے دیکھتا ہے۔ غرض ہماری جماعت کی فراست حقہ کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے خدا کے نور کو شناخت کیا۔

اسی طرح مَیں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت عملی حالت میں ترقی کرے گی کیونکہ وہ منافق نہیں ...... سنو اور یاد رکھو کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور محض خدا کے لئے رکھتے ہو، نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو، اور بدی کرنے والوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا جب تک وہ یکرنگ نہ ہو۔ جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے۔ وہ آخر پکڑا جاتا ہے مثلاً مشہور ہے۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۲۶/۲۷)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ مئی ۶۶ء

حکومتِ الٰہیہ اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے

(۲)

اس آیت کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایسی قوم کا ہر فرد محکم ایمان رکھتا ہو اور صرف محکم ایمان ہی نہ رکھتا ہو بلکہ صالح اعمال بجالاتا ہو۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ ان کو خلافت کی سچی خواہش بھی ہو۔ لفظ استخلاف خود اس بات کو چاہتا ہے۔ منکم کے لفظ سے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ بغیر اس شرط کے خلافت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے حصول خلافت کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ ایمان محکم اور اعمال صالح چاہئیں۔ ورنہ خواہ تم کتنا ہی مسلمان بنتے پھرو۔ اللہ تعالیٰ کبھی خلافت کا انعام نہیں دے گا۔ سورۂ صف میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃٍ تنجیکم من عذاب الیم۔ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیرٌ لکم ان کنتم تعلمون

اے مومنو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے گی (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

یہاں اعمال صالحہ کی بجائے تجاھدون فی سبیل اللہ کے الفاظ آئے ہیں ظاہر ہے کہ اعمال صالحہ اور جہاد ہم معنیٰ ایک ہی بات ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ سورۂ صف میں ایمان لانے والوں کو عذاب الیم سے بچنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ یعنی لوگوں کی حالت ایسی ہوگی۔ کہ وہ عذاب الیم کے مستوجب ہوں گے۔ لیکن یہ خلافت کا انعام پانے کے راستہ کی ہی ایک منزل ہے۔ البتہ اس کو ہم پہلی منزل کہہ سکتے ہیں۔ جیسی کہ آج تمام مسلمانوں کی حالت ہے۔ جس کی شہادت تمام اسلامی ممالک کے چوٹی کے علماء دے رہے ہیں۔ یعنی پہلے اس عذاب الیم سے بچنے کا چارہ کرو۔ جب اس مقام کو پہنچ جاؤ۔ تو ایسا ایمان اور اعمال صالح بجالاؤ کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق تم کو خلافت عطا کرے۔

یاد رہے کہ "جہاد" کی طرح خلافت بھی وسیع المعنی لفظ ہے۔ جس طرح جہاد دفاعی جنگ و قتال کے لئے اور اس جدوجہد کے لئے استعمال ہوتا ہے جو پرامن طریقے سے اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے کی جائے۔ بعینہٖ اسی طرح خلافت بھی وسیع المعنیٰ لفظ ہے۔ اور یہ انعام اہل ایمان اور صالح اعمال بجالانے والوں کو بغیر ملکی اقتدار کے بھی ملتا ہے۔ یعنی ایسی جماعت کہ جس کو اللہ تعالیٰ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد پورے ایمان کے ساتھ مناسب اعمال بجالاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسی جماعت میں روحانی خلافت قائم کرکے انہیں دنیا میں مضبوط کرتا اور خوف سے امن کی نعمت عطا کرتا ہے۔

غور کیجئے اس وقت عام مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب الیم کے مستوجب ہوگئے ہیں۔ جیسا کہ آج کل کے بڑے بڑے اہل علم حضرات اور اسلام کے خیرخواہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ اس کے ثبوت میں خود ان لوگوں کی لمبی تحریریں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جو بطور خود پاکستان میں اسلامی نظام کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلامی نظام۔ حکومت الٰہیہ۔ خلافت ہی کے اجزاء ہیں ۴۴

حدیث النبی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یدعو اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی ھزلی و جدی وخطئی وعمدی وکل ذٰلک عندی

ترجمہ۔ حضرت ابوموسےٰ اشعری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی ھزلی وجدی وخطئی وعمدی وکل ذالک عندی۔

اے اللہ! میری خطا اور جہالت اور کسی کام میں حد سے تجاوز کرنے کو معاف کر۔ اور جس کام کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ یا اللہ میری بے فائدہ اور سنجیدہ باتیں غیر ارادی اور ارادی خطاؤں کو بخشدے۔ اور یہ سب میرے پاس ہیں۔ (بخاری کتاب الدعوات)

جو ابتدا تھی اسے میں نے انتہا سمجھا

کسی کے حسن خداداد کو خدا سمجھا
کمالِ فن کو میری سادگی نے کیا سمجھا

کمال حسنِ محمدؐ تھا حسنِ احمد بھی
جدا نہ تھا وہ مگر آپ نے جدا سمجھا

رہِ وفا میں بڑی بھول ہوگئی ہم سے
وہ اجنبی تھے جنہیں ہم نے آشنا سمجھا

کسی نے جانے کہا کیا کہ یوں بگڑ بیٹھے
نہ بات میری سنی ہے نہ مدّعا سمجھا

یہ زندگی تو مرا مدّعا نہ تھی ناہید
جو ابتدا تھی اسے میں نے انتہا سمجھا

عبدالمنان ناہید

۴۴ حیرانی ہے کہ جو لوگ عذاب الیم کے مستوجب ہو چکے ہیں، وہ بجائے اس کے کہ عذاب الیم سے بچنے کی پہلے جدوجہد کریں۔ اور سورۂ صف والا نسخہ استعمال کریں طلب نعمت کر رہے ہیں۔ طلب نعمت کوئی بری چیز نہیں لیکن طلب حسب الحال ہونی چاہیئے یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ ایک بیمار جو موت کے قریب پہنچ چکا ہو۔ اور چارپائی پر اٹھ بیٹھ بھی نہ سکتا ہو چاہے کہ فوری طور پر پہاڑ پر چڑھنے کی اس کو طاقت حاصل ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر وہ اس حالت میں کوشش کرے گا۔ تو اٹھتے ہی منہ کے بل گرے گا۔

پادری آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی عظیم الشان فتح

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱)

ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے آجکل بالاقساط غلط بیانیوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ یہ مضامین غلط توجیہات اور تاویلات کا مجموعہ ہیں۔ ۱۴ر اپریل ۱۹۶۷ء کے ایک مضمون میں مضمون نگار رقمطراز ہے:۔

"جب آتھم پندرہ ماہ کی میعاد یعنی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک فوت نہ ہوا تو عیسائیوں نے اس کو تواہ مخواہ (نعوذ باللہ) اسلام کی شکست اور عیسائیت کی فتح پر محمول کر کے بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکالے منادیانے بجائے اور مرزا صاحب کے متعلق ایسے ایسے الفاظ اور اشعار استعمال کئے کہ ہم تو ان کو نقل کرنے سے بھی معذور ہیں۔ شور و غل کرنے اور کہرام مچانے میں آریوں نے بھی عیسائیوں کا ساتھ دیا اور رام و راون یعنی رامائن کے شلوک جاپ جاپ کر دسہرہ کی سی خوشیاں منانے لگے۔ بہتر تو یہ تھا کہ مرزا صاحب اس علانیہ شکست فاش پر خاموش ہی رہتے تو معاملہ چند روز بعد خود ہی ٹھنڈا پڑ جاتا مگر ملا آں باشد کہ چپ نشود نبوت کا دعویٰ ہی کیا ہوئی جو نادم ہو جائے مرزا صاحب اس کی ایسی مضحکہ انگیز اور متضاد تاویلات کرنے لگے کہ ندامت بچاری بھی پانی پانی ہو گئی۔

(۲)

۲۲ر مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ر جون ۱۸۹۳ء

تک بمقام امرتسر ایک عظیم مباحثہ مابین اسلام اور عیسائیت ہو جس میں مسلمانوں کی خواہش اور اصرار پر اسلام کی نمائندگی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اور عیسائیت کی طرف سے ڈپٹی عبداللہ آتھم نے کی یہ وہ عظیم مناظرہ تھا جسے کو ریورنڈ رابرٹ

کلارک نے اپنی کتاب موسومہ

(The Missions of The C.M.S in Punjab and Sind.) میں "The great Controversy" (یعنی عظیم الشان مباحثہ) قرار دیا اور اس مباحثہ کو جنگ مقدس کا نام خود ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے دیا۔ اس تاریخی مباحثہ کا پس منظر یہ تھا کہ ضلع امرتسر کے قصبہ جنڈیالہ میں عیسائیوں نے بڑے طمطراق سے ایک مشن کھولا۔ عیسائی مناد اس قصبہ اور اس کے مضافات میں عیسائیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت اور تمام انبیاء پر ان کی فضیلت کا مضمون بنیادی طور پر بیان کرتے تھے ماحول سازگار دیکھ کر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک جو امرتسر میں میڈیکل مشنری انچارج تھے۔ جنڈیالہ میں طبی مشن کی شاخ کھولدی تاکہ عیسائیت کی تبلیغ اس علاقہ میں زیادہ وسیع ہو سکے۔ اس طبی شاخ کے کھلنے سے عیسائی پادریوں کا آنا جانا خلافِ معمول پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ اور اس قصبہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے منظم سکیم کا آغاز کیا گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر مسلمانوں میں سے ایک شخص میاں محمد بخش پاندہ مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ باوجود معمولی تعلیم کے انہوں نے عیسائی منادوں کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ جنڈیالہ کے عیسائیوں نے ڈاکٹر مارٹن کلارک سے ان تمام حالات کا ذکر کیا جس پر ڈاکٹر موصوف نے مسلمانانِ جنڈیالہ کے نام ایک خط تحریر کیا۔

"آپ خواہ خود یا اپنے ہم مذہبوں سے مصلحت کر کے ایک وقت مقرر کریں اور جس کسی بزرگ پر آپ کی تسلی ہو اسے طلب کریں اور ہم بھی وقت معین پر محفل شریف میں کسی اپنے کو پیش کریں گے کہ جلسہ اور فیصلہ امورات مذکورہ بالا کا بخوبی ہو جائے۔"

نیز تحریر کیا:۔

"کہ اگر صاحبان اہلِ اسلام ایسے مباحثہ میں شریک نہ ہونا چاہیں تو آئندہ کو اپنے اسپ کلام کو میدان گفتگو میں جولانی نہ دیں اور وقت منادی یا دیگر موقعوں پر حجت بے بنیاد و لاحاصل سے باز آ کر خاموشی اختیار کریں۔"

مکتوب بالا میاں محمد بخش صاحب کو ۱۱ر اپریل ۱۸۹۳ء کو موصول ہوا۔ اس خط کی بناء پر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس خواہش کا اظہار کیا۔

"اہلِ اسلام جنڈیالہ اکثر کمزور اور مسکین ہیں اس لئے خدمت شریف عالی میں ملتمس ہوں کہ آنجناب للہ اہلِ اسلام جنڈیالہ کو امداد فرماؤ ورنہ اہلِ اسلام پر دھبہ آ جائے گا۔"

چنانچہ اس خط و کتابت کی بناء پر حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک خط ۱۳ر اپریل ۱۸۹۳ء کو ڈاکٹر کلارک کی معرفت مسیحیان جنڈیالہ کے نام ارسال فرمایا۔

"کہ جنڈیالہ کے مسلمانوں کا ہم سے کچھ زیادہ حق نہیں بلکہ جس حالت میں خداوند کریم اور رحیم نے اس عاجز کو انہی کاموں کے لئے بھیجا ہے تو ایک سخت گناہ ہوگا کہ ایسے موقعہ پر خاموش رہوں اس لئے میں آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ اس کام کے لئے میں ہی حاضر ہوں۔"

فریقین کے درمیان جب شرائط مباحثہ کے متعلق باہمی خط و کتابت کا آغاز ہوا تو بعض علماء کے ورغلانے پر ڈاکٹر کلارک نے مسلمانان جنڈیالہ کو یوں مخاطب کیا:۔

"آپ ایک ایسے بزرگ کو بحث کے لئے پیش کرتے ہیں جن کو ایک محمدی شخص بھی تصور کرنا مشکل ہے آپ کن خیالوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کیا آپ نے وہ فتوے جو علمائے اسلام پنجاب و ہندوستان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں شائع کئے ہیں انہیں دیکھے۔"

حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبداللہ آتھم بانیٔ احمدیت سے مباحثہ کرنا نہیں چاہتے تھے اور وہ سخت مضطرب تھے علماء کے ورغلانے نے ان کو مزید حوصلہ دیا۔ مندرجہ بالا خط کی بناء پر مسلمانانِ جنڈیالہ نے انتہائی جرأت اور غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پادری کلارک کو یوں جواب دیا:۔

"کوئی مذہب اختلاف سے خالی نہیں ہے۔ عیسائی بھی اس سے باہر نہیں اور ہم ایسے مولویوں کو خود مفسد سمجھتے ہیں جو ایک مؤید اسلام کو کافر ٹھہراتے ہیں۔"

(۳)

یہ مباحثہ ۲۲ر مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ر جون ۱۸۹۳ء کو ختم ہوا۔ اس کی غیر معمولی شہرت تھی اور داخلہ محدود بذریعہ ٹکٹ تھا۔ کرنل الطاف علی خاں صاحب رئیس کپور تھلہ جو عیسائیت کی آغوش میں جا چکے تھے اور اس مباحثہ میں وہ عیسائیوں کی طرف بیٹھے ہوئے تھے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل سنکر دوبارہ آغوشِ اسلام میں آ گئے اس کے علاوہ حضرت قاضی امیر حسین صاحب جیسے فقیہہ اور عالم حدیث و کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور علماء میں آپ کے بیعت کرنے کی وجہ سے بہت ہی شور و غوغا ہوا۔

اس مباحثہ کا آخری دن اس لحاظ

سے غیر معمولی اہم تھا کیونکہ اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باطل فریق کے خلاف پیشگوئی یوں فرمائی:-

"اس بحث میں دونوں فریقوں
میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو
اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو
چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان
کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں
مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن
ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ
تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور
اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ
حق کی طرف رجوع نہ کرے۔"

اس پیشگوئی کے سنانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈپٹی آتھم صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہو گئی تو کیا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صادق نبی ہونے پر دلیل ہو گی یا نہ جن کو آپ نے معاذ اللہ (اندرونہ بائیبل) میں لفظ دجال سے موسوم کیا ہے۔ اس پیشگوئی کے سنتے ہی آتھم صاحب نے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے توبہ کا اظہار کیا بار بار سامعین کے سامنے یہ الفاظ کہے کہ مَیں نے بے ادبی اور گستاخی نہیں کی اور نہ ہی مَیں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال تحریر کیا ہے۔ اس پندرہ مہینوں کی میعاد میں آتھم صاحب نے اس پیشگوئی کی دہشت کی وجہ سے اپنے اندر ایک عظیم تبدیلی پیدا کر لی آتھم نے تمام سامعین کے سامنے اپنے کانوں پہ ہاتھ لگا کر اقرار کر لیا کہ مَیں نے آنحضرت صلعم کو دجال نہیں کہا اور بانیٔ اسلام کی توہین کرنے سے فوراً رجوع کر لیا اور اسلام کے خلاف بھی کچھ نہ کہا اور ان کے رات دن سخت اضطراب میں گزرے۔ چنانچہ وہ حسب شرط پیشگوئی حق کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے موت سے بچ گیا۔

لیکن

عیسائیوں اور دیگر معاندین نے انتہائی مخالفت کی۔ امرتسر میں آتھم صاحب کا جلوس نکالا گیا جیسا کہ مضمون نگار صاحب خود تحریر کرتے ہیں۔ مخالفین نے کہا کہ یہ پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ "انوار الاسلام" تحریر فرمایا جس میں آپ نے اس پیشگوئی کے متعلق حقائق درج کرتے ہوئے عیسائیوں پر اتمامِ حجت فرمائی اور مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ نے فرمایا:-

"مباہلہ اس طور پر ہو گا کہ ایک
تاریخ مقرر ہو کر ہم فریقین ایک میدان
میں حاضر ہوں اور مسٹر عبداللہ آتھم
صاحب کھڑے ہو کر تین مرتبہ ان الفاظ
کا اقرار کریں کہ اس پیشگوئی کے عرصہ
میں اسلامی رعب ایک طرفۃ العین
کے لئے بھی میرے دل پر نہیں آیا
اور مَیں اسلام اور نبی اسلام
(صلے اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجھتا
رہا اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا
خیال تک نہیں آیا اور حضرت عیسیٰ
کی ابنیت اور الوہیت پر ایمان رکھتا
رہا اور رکھتا ہوں اور ایسا ہی یقین
جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے
ہیں اور اگر مَیں نے خلافِ واقعہ
کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے
تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس
میں عذابِ موت نازل کر اور اس
دعا پر ہم آمین کہیں گے۔"

آپ نے تحریر فرمایا کہ اگر ایک سال میں اس پر عذاب نازل نہ ہوا تو ہم ایک ہزار روپیہ بطور جرمانہ آتھم صاحب کو دیں گے۔ اس چیلنج اور اعلان کے جواب کے لئے آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت مقرر فرمائی مگر عیسائیوں کی طرف سے اور آتھم صاحب کی طرف سکوت کامل تھا۔

آخر

ایک ہفتہ کی انتظار شدید کے بعد آپ نے ایک اور اعلان شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا کہ پادری عبداللہ آتھم صرف قسم کھا کر انکار کر دیں کہ مَیں نے قلبی طور پر رجوع الی الحق نہیں کیا اور پھر اگر ان پر قہر الٰہی نازل نہ ہو تو ان کو ایک ہزار روپیہ کی بجائے دو ہزار روپیہ دیا جائیگا چنانچہ اس اشتہار اور مطالبہ پر آتھم صاحب نے اخبار نور افشاں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء میں اعتراف کیا:-

"مَیں عام عیسائیوں کے
ساتھ عقیدہ ابنیت و
الوہیت کے ساتھ متفق نہیں
اور ان عیسائیوں سے
متفق نہیں ہوں جنہوں نے
آپ کے ساتھ کچھ بے ہودگی
کی۔"

کیا الاعتصام کے مضمون نگار نے آتھم صاحب کے اس اعلان کو پڑھا تھا وہ آتھم جسنے عیسائیت کی نمائندگی کی اور ان کا مسلّم مذہبی لیڈر تھا اس کی طرف سے یہ اعلان ہونا کیا اسلام اور بانیٔ احمدیت کی فتح عظیم نہیں ہے جن کے علم کلام نے آتھم صاحب کے خیالات میں یکایک تبدیلی کر دی اور کیا یہ رجوع الی الحق نہیں ہے۔ اس پیشگوئی کے الفاظ ہی یہ تھے کہ بشرطیکہ فریق مخالف حق کی طرف رجوع نہ کرے وہ پادری جسنے عقیدہ ابنیت والوہیت کے ساتھ اتفاق نہ کرنے کا اعلان کر دیا ہو۔ کیا یہ رجوع نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں پر اور آتھم صاحب پر ایک اور کاری ضرب لگاتے ہوئے تاوان کی رقم تین ہزار روپیہ کر دی اور یہ اشتہار قسم کے مطالبے کا دیا مگر ڈاکٹر کلارک نے اس کا جواب یہ دیا

"کہ ہمارے مذہب میں قسم
جائز نہیں۔"

بانیٔ احمدیت نے اس پر ان کا مزید تعاقب یوں کیا اور آپ نے زبور کے حوالہ سے تحریر فرمایا

"جو جھوٹا ہے وہی قسم نہیں
کھاتا۔" (زبور ۱۵/۴)

اور آپ نے لکھا کہ تم عدالتوں میں قسم کھاتے ہو، بادشاہ، حکام اور پادری بھی قسم کھاتے ہیں۔ لہذا تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ قسم کھانا ہمارے مذہب میں جائز نہیں۔

(۴)

اس پیشگوئی کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری اشتہار ۲۷ر اکتوبر ۱۸۹۴ء کو شائع فرمایا جس میں تاوان کی رقم چار ہزار روپیہ کرتے ہوئے آتھم صاحب کی موت کا حتمی اعلان فرما دیا کیونکہ آتھم صاحب نے حق کی طرف رجوع کو مخفی رکھا۔ باوجود بار بار تحریر کرنے اور قسم دینے کے تاوان ادا کرنے کے بھی انہوں نے اخفاء حق کیا۔ آپ نے لکھا:-

"اب اگر آتھم صاحب قسم
کھا لیویں تو وعدہ ایک سال
قطعی اور یقینی ہے جس کے
ساتھ کوئی بھی شرط نہیں اور
تقدیر مبرم ہے اور اگر قسم
نہ کھاویں تو پھر بھی خدا تعالے
ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑیگا
جس نے حق کا اخفاء کر کے
دنیا کو دھوکا دینا چاہا اور وہ
دن نزدیک ہیں دُور نہیں۔
یعنی اس کی موت کے دن۔"

۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ نے ایک اور اعلان شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا:-

"آتھم صاحب اگر قسم نہیں
کھائیں گے تو اس انکار سے
جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی
باقیماندہ عمر سے ایک کافی
حصہ پانا ان کو ہرگز حاصل
نہیں ہو گا بلکہ انکار کے
بعد جو ان کی بے باکی کی
علامت ہے جلدی اس
جہان سے اٹھائے جائیں گے۔"

اس اعلان کے بعد پیشگوئی کے مطابق آتھم صاحب ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو وفات پا گئے۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

اس مباحثہ اور پیشگوئی کے اثرات انتہائی دُور رس ثابت ہوئے عیسائی چرچ میں ہمیشہ کے لئے خطرہ کی گھنٹی بجا دی گئی جو آج تک بج رہی ہے اور انہوں نے مستقل طور پر فیصلہ کر لیا کہ آئندہ حتی الامکان احمدیوں سے کوئی مقابلہ نہیں کرنا۔

(۵)

الاعتصام کے مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں دروغ بیانی کی حد کر دی۔ اس نے ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیا ہے کہ جس کا وجود ہی نہیں ہے وہ لکھتا ہے:-

"ہم کو تو اس آئینہ میں چہرہ کسی دہریہ
یا ہمہ اوست کا جو برادرِ توام دہریہ
کا ہے نظر آتا ہے اور معجزات ایسے
شخص کے ممتحن ایمان ہی ہیں نہ مطمئن
اطمینان جو تصدیق کذب کی کرتے ہیں۔
(خلاصہ مباحثہ مصنفہ پادری آتھم)

غور فرمایئے کہ آتھم تو آں جناب مرزا صاحب کو کاذب نبی دہریہ ہمہ اوستی برادر توام دہریہ بنا رہا ہے اور مرزا صاحب ہیں کہ اس پر خوفزدہ اور ڈرپوک اور رجوع الی الحق ہونے کا بہتان لگا رہے ہیں۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی مثل مشہور ہے۔"

ہم مضمون نگار سے دریافت کرتے ہیں کیا

(۱) آتھم صاحب کی کتاب "خلاصہ مباحثہ" آپ نے خود پڑھی ہے۔

(۲) اگر خود پڑھی ہے تو اس کتاب کا طابع اور ناشر کون ہے اور کس پریس میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کی دگنی قیمت ہم دینے کے لئے تیار ہیں اگر یہ کتاب نایاب ہے۔ مگر آپ کے پاس موجود ہے تو یہ کتاب ہمیں دکھائی جائے اور اگر ان باتوں کا جواب نفی میں ہے اور یقیناً اس کتاب کا وجود ہی نہیں ہے۔ تو مضمون نگار اور اسکے حواری اس امر کا اعتراف کریں کہ ہم نے دروغ بیانی سے کام لیا ہے اور کیا الاعتصام اس امر کا اعتراف کرے گا کہ اس مضمون میں دیانت و امانت کو بالائے طاق رکھ کر کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

اس سے پہلے ہم نے غلام جیلانی صاحب برق سے بھی مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس کتاب کو پیش کریں تاکہ دنیا کو یہ معلوم ہو جائے کہ کیا یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی بھی ہے یا یہ ایک فرضی کتاب ہے مگر اس کا جواب نہ ملا۔ یہ خط و کتابت موجود ہے۔ کاش مضمون نگار نقل را عقل باید پر ہی عمل کرتا۔

الغرض الاعتصام کی بالاقساط کذب بیانیاں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں اور حقائق کو مسخ کر کے قارئین کو دھوکہ دینا مقصود ہے ورنہ یہ پیشگوئی دوسری پیشگوئیوں کی طرح پوری ہوئی اور اسلام کی عظیم فتح پر منتج ہوئی۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ عنہ کی یاد میں

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ عنہ طویل عرصہ سے صاحب فراش تھے۔ بیماری نے مدوجزر کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ مجھے حضرت شاہ صاحب کی عیادت کے لئے کئی دفعہ ان کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا ان کے منہ سے روحانیت اور نورانیت سے پُر کلمات نکلتے۔ رضاء ربانی اور شکر الٰہی کے جذبہ سے پُر ان کی گفتگو ہوتی۔ بالآخر ۱۵/۱۶ مئی کی درمیانی شب کو ان کا وقت موعود آ پہنچا اور کل نفس ذائقۃ الموت کے مطابق احمدیت کی یہ خوشنوا عندلیب ہم سے پرواز کر گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تاریخ احمدیت میں حضرت شاہ صاحب کا مقام اس لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتا تھا کہ وہ صحابی ابن صحابی تھے۔ سلسلہ کی کئی خاص خدمات کی اللہ تعالیٰ نے انہیں سعادت عطا فرمائی۔ آپ کو سالہا سال تک مختلف نظارتوں کا قلمدان سونپا جاتا رہا۔ آپ کی زندگی فعال زندگی تھی۔ حضرت شاہ صاحب کو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عربی کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مصر بھیجا گیا۔ آپ کے اس سفر کے اخراجات مجلس انصار اللہ نے دیئے تھے۔ آپ ۲۶ر جولائی ۱۹۱۳ء کو قادیان سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی دلی دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوئے بعض وجوہات کی بناء پر قاہرہ میں زیادہ قیام نہ کر سکے اور آپ عربی کی تدریس کے لئے بیروت اور بعد ازاں حلب چلے گئے اور بیت المقدس میں آپ نے عربی ادب کا امتحان پاس کیا۔ جن کے اساتذہ سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ چنانچہ آپ کے اساتذہ میں الشیخ ہاشم الشریف الخلیل البیروتی۔ علامہ الشیخ بشیر الغزی الحلبی العضو فی مجلس الاعیان العثمانی (ترکی پارلیمنٹ کے ممبر) اور الشیخ صالح الرافعی الطرابلسی تھے

ان اساتذہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے شاہ صاحب مرحوم تحریر فرماتے ہیں:۔

"یعنی میں اس گھڑی کو ہر وقت یاد کرتا ہوں کہ جب میرے یہ استاد مجھے پڑھایا کرتے تھے۔ تاریک رات۔ موسلادھار بارش۔ غضب کی ٹھنڈک اور سردی اور نیند کا شدید غلبہ۔ بعض اوقات رات کے بارہ بج جاتے مگر یہ اساتذہ مجھے پڑھانے کی انتہائی خواہش رکھتے تاکہ میں اپنی تعلیم کی جلدی سے تکمیل کر سکوں اور یہ کام محض بغیر اجر و خواہش . . . کے کیا کرتے تھے کیونکہ ان کا یہ کہنا تھا کہ وہ مجھ میں خیر و برکت کو دیکھ رہے ہیں۔

استاذ الشیخ صالح الرافعی آپ سے بہت ہی محبت و عقیدت رکھتے تھے اور وہ آپ کی تبلیغ سے بیعت بھی کر چکے تھے چنانچہ اس ضمن میں ایک تاریخی مگر ناقابل فراموش واقعہ بیان کرتا ہوں۔ میرے قیام بیروت میں ایک مرتبہ بیروت کی میونسپلٹی کے ایک کارکن ٹیکس وصولی کے لئے آئے۔ عاجز نے ان کو بٹھایا اور ان کی تواضع کی۔ اس دوران میں کسی امر پر باہمی تبادلہ خیالات ہوا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے والد صاحب مرحوم بھی اس عقیدہ کے تھے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے اور میں نے ان کو قبول کر لیا ہے۔ میں ابھی اس وقت چھوٹی عمر کا تھا۔ جب میں نے ان کے والد کا نام پوچھا تو انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"الشیخ صالح الرافعی الطرابلسی"

ان صاحب کا کہنا تھا کہ استاذ زین العابدین ہمارے گھر روزانہ عربی پڑھنے کے لئے آیا کرتے اور میں دروازہ کھولا کرتا تھا۔ ان کے گھر ایک فوٹو بھی حضرت شاہ صاحب کا ہے جس پر الشیخ صالح الرافعی کی یہ عبارت درج ہے۔

تلمیذ من تلامیذ المہدی علیہ السلام جاء من الھند لتلقی العلوم العربیۃ" یعنی حضرت مہدی علیہ السلام کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد جو ہندوستان سے عربی کی تعلیم کے لئے آئے۔ الشیخ صالح الرافعی سے بیرونی ممالک کے کئی طلباء مفت تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ اور وہ بڑے اخلاص سے یہ کام کیا کرتے حضرت شاہ صاحب کو یہ استاذ علاوہ عربی ادب کے عربی تلفظ بھی سکھایا کرتے تھے اور حروف متشابہہ یعنی ا۔ع۔ء۔س۔ص۔ث۔ت۔ط ق۔ک۔ذ۔ظ۔ز۔ج۔ھ کا باہمی فرق اور مخرج بھی سکھایا کرتے تھے۔

(۲)

مکرم شاہ صاحب کے زمانہ قیام بیروت میں عثمانیہ حکومت "شام کبریٰ" یعنی فلسطین اردن۔ شام اور لبنان پر حکمران تھی۔ جنگ عظیم کا آغاز ہو چکا تھا۔ مکرم شاہ صاحب نے ترکی حکومت کا ساتھ دیا اور انگریزوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ چنانچہ آپ کو انگریزوں نے گرفتار کر لیا تھا مشہور ترکی گورنر جمال پاشا نے ایک کالج کی بنیاد بیت المقدس میں رکھی جس کا نام

"کلیۃ صلاح الدین الایوبی"

رکھا گیا۔

مکرم شاہ صاحب اس کالج میں تین مضامین پڑھایا کرتے تھے۔ تاریخ الادیان انگریزی زبان۔ اور اردو۔ چنانچہ شاہ صاحب کے قدیم شاگردوں میں سے کئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار اور بالخصوص یہ شعر پڑھتے ہیں۔

"جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"

السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق بھی شاہ صاحب کے شاگردوں میں سے تھے۔ شاہ صاحب کے ان شاگردوں میں معزز عرب خاندانوں کے کئی صاحبزادگان تھے۔ اس کالج میں پروفیسر کی حیثیت سے شاہ صاحب کو اعلیٰ علمی سوسائٹی سے رابطہ پیدا کرنے کا موقعہ مل گیا چنانچہ ان معزز اکابرین میں الاستاذ کرد علی وزیر تعلیم حکومت شام۔ الاستاذ خلیل مردم بک وزیر خارجہ حکومت شام۔ السید جمیل بک مرحوم وزیر اعظم شام اور الشیخ عبدالقادر المغربی پریذیڈنٹ عرب اکیڈمی بھی تھے خاکسار کو قیام دمشق میں ان سے ملاقات کے کئی مواقع میسر آئے۔ علاوہ ازیں مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی اور ان کے بھائی جمال حسینی اور کمال حسینی اور السید سامح الخالدی پرنسپل عرب کالج بیت المقدس وغیرھم سے بھی آپ کے گہرے تعلقات تھے الحاج امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین جب بھی پاکستان آتے تو مکرم شاہ صاحب حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی زیر ہدایت ملاقات کے لئے جایا کرتے تھے اور مفتی فلسطین بھی ان سے محبت سے پیش آیا کرتے تھے اور ان کی عزت کیا کرتے تھے۔

حضرت شاہ صاحب نے قرآن کریم کی تفسیر اور اس کے حقائق حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے پڑھے ہوئے تھے . . . . اور آپ کے درس سے استفادہ کیا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ قرآن شریف کے بعض مشکل مقامات کی تفسیر بیان کیا کرتے تو آپ کے کئی عرب ساتھی و اساتذہ دریافت کیا کرتے یا استاذ من این تعلمت ھذا التفسیر؟

شاہ صاحب جواباً کہتے تعلمت من استاذی المفضال الشیخ نورالدین۔ یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے میں نے یہ تفسیر سیکھی ہے۔ یہ واقعہ مجھے الشیخ عبدالقادر المغربی رئیس المجمع العلمی العربی نے بیان کیا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے حضرت خلیفہ اول اور حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی خاص توجہ سے آپ عربی زبان کے بہترین مترجم اور لکھنے والے تھے۔ چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل کتب کے تراجم کئے۔

۱۔ اسلامی اصول کی فلاسفی کا فلسفۃ الاصول الاسلامیہ
۲۔ کشتی نوح کا التعلیم
۳۔ پیغام احمدیت کا دعوۃ الاحمدیہ و غرضہا کے عنوان سے بہترین ترجمہ کیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں۔

"میں نے ترجمہ پوری دیانت سے کیا ہے جو کہ مترجم کے لئے لفظی ترجمہ کے وقت ضروری ہے۔ جس سے وہ انداز بیان مخدوش نہ ہو جو ہر زبان سے مخصوص ہے اور کلمات کا تسلسل بھی نہ ٹوٹے جو عربی زبان کی جملہ زبانوں سے امتیازی خوبی ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں ایک خاص شوکت اور روحانی تاثیر پائی جاتی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اس کا قائم رکھنا ایک انتہائی مشکل کام ہے مگر شاہ صاحب مرحوم نے اسی خوبی کو قائم رکھ کے دکھا دیا۔

علاوہ ازیں حضرت شاہ صاحب نے حیاۃ المسیح و وفاتہ وجرھا تھا الثلاث المسیحیۃ والاسلامیۃ والتاریخیۃ تحریر کر کے وفات مسیح کے موضوع پر نہایت مدلل کتاب تحریر کی ایک دفعہ یہ کتاب میں نے السید محسن البرازی وزیر اعظم شام کو پیش کی پڑھنے کے بعد کہنے لگے کہ احمدیت کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے مسلمانوں کو حیات مسیح جیسے گمراہ کن مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس کے علاوہ آپ نے بخاری شریف کا ترجمہ اور شرح اور دیگر کتب کا ترجمہ بھی کیا۔ مکرم شاہ صاحب عرب ممالک میں تین دفعہ تشریف لے گئے

حصہ آمد کے موصی احباب فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس فرمائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۱۹۶۵ء لغایت ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جارہے ہیں۔ جن احباب کو فارم پہنچ چکے ہوں اور انہوں نے ابھی تک پُر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ جن احباب کو فارم نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر مطلع فرمائیں تاکہ ان کی خدمت میں فارم بھیجے جا سکیں۔ اور اپنے مکمل پتہ جات سے بھی اطلاع دیں۔ تاکہ صحیح پتہ پر فارم بھجوائے جا سکیں۔

یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کے پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پُر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوا دیئے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے۔ اسلئے حصہ آمد کے ہر موصی کو چاہیئے کہ جونہی فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ نہ کرنا پڑے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تحریک جدید میں شمولیت کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا:۔

اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔ .... میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔

خطبہ جمعہ فرمودہ ۹۔ نومبر ۱۹۳۴ء

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دوم پہلے آپ ۱۹۱۳ء میں گئے تھے۔ بعد ازاں ۱۹۲۵ء میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ دمشق تشریف لے گئے۔ تقریباً چھ ماہ تک آپ نے دمشق میں قیام کیا۔ وہاں آپ نے شادی بھی کی۔ آپ کے برادر نسبتی السید احمد فائق الساعاتی ہیں جو محکمہ پولیس کی ایک کلیدی آسامی پر کام کر رہے ہیں۔

تیسری مرتبہ آپ ۱۹۵۶ء میں تشریف لے گئے اور تقریباً دو ماہ قیام کیا۔ اس عرصہ میں آپ بیروت بھی تشریف لائے تھے۔

مرحوم شاہ صاحب موصوف سلسلہ کے ان بزرگوں میں سے تھے۔ جن کو خدمت سلسلہ کی خاص سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت خلیفہ ثانی رض کے خاص رفیق اور مخلص فرزند احمدیت تھے۔ آپ نے ایک طویل عرصہ تک امتیازی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو تفسیر قرآن۔ حدیث اور عربی ادب سے خاص شغف تھا۔ اور بہترین علمی ذوق رکھتے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے نقش قدم پر ہم سب کو چلائے۔ اور جملہ عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار

درخواست دعا

مکرم مشتاق احمد صاحب ابن ماسٹر حامد علی صاحب امیر ضلع مظفر گڑھ بوجہ کینسر بیمار ہیں اور آجکل نشتر میڈیکل ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد حنیف بٹ کارکن وکالت زراعت تحریک جدید ربوہ

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ہماری بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست حسب ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۰۲۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر۔ چھلا طلائی ایک عدد

۱۰۲۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۳۔ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ ربوہ = انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۴۔ محترمہ زبیدہ شفقت صاحبہ اہلیہ محمد عثمان شاہ صاحب احمد نگر ربوہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد

۱۰۵۔ محترمہ لطیفہ بیگم صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور = انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

جملہ حصہ داران سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ متوجہ ہوں

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا کلیم مالیتی -/۱۱۸۳۲ روپے وصول ہو چکا ہے۔ جس کی تقسیم وغیرہ کے بارہ میں ہوزری مذکورہ کے حصہ داران کے عام اجلاس میں فیصلہ کیا جانا مطلوب ہے۔ لہذا جملہ حصہ داران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ جون ۱۹۶۶ء بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے صبح دفتر ناظم جائیداد و سیکرٹری میں تشریف لا کر اور شامل اجلاس ہو کر شکرگذار فرمائیں۔

(صلاح الدین احمد ناظم جائیداد و سیکرٹری سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ ربوہ)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر میں معاونین خاص تحریک جدید میں اضافہ

محترم سید امجد علی شاہ صاحب امیر جماعت ضلع سیالکوٹ مطلع فرماتے ہیں:۔ کہ مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب کے علاوہ حسب ذیل تین مزید اصحاب نے اپنے وعدوں کو ایک ہزار روپیہ تک بڑھا کر معاونین خاص تحریک جدید میں شمولیت کا شرف پایا ہے۔

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے اخلاص اور اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

۱۔ مکرم خواجہ عبدالرحمان صاحب

۲۔ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ

۳۔ مکرم خواجہ عبدالرشید خواجہ غلام احمد صاحبان

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی عبدالمنان نے ایئر فورس اور پی۔ آئی۔ اے میں انجینئر اور پائلٹ کے لئے درخواست دی ہے۔ ایئر فورس کے تین امتحان پاس کر لئے ہیں۔ ۲۰ جولائی اور ۱۹ مئی کو پرچے ہوں گے۔ احباب کرام اور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحمید سنگر مشین کمپنی گوجرانوالہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۷ مئی۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسےٰ نے کہا ہے کہ اس وقت ہم انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں اور اس وقت ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ملک کا دفاع ہے انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی حالات تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں اور ہمیں انتہائی استقلال اور دانش مندی سے موجودہ مشکلات اور حالات کا سامنا کرنا ہے گورنر نے کہا کہ جو لوگ خوراک کے معاملہ میں بدعنوانیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں انہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور سختی سے سخت سزا دی جائے گی۔ وہ کل رات ریڈیو پاکستان پر صوبہ کے عوام سے خطاب کر رہے تھے۔

بیگار کیمپوں کا ذکر کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ قوم کے کمسن نونہالوں سے جبری مشقت لینے والے افراد کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ پولیس نے ان کو کچلنے کے اقدامات شروع کر دیئے ہیں لیکن عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ اس مہم میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں صدر ایوب نے مجھے ہدایات دی ہیں اور گورنر نے مغربی پاکستان کے دیگر علاقوں میں ہونے والی ترقیاتی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا انہوں نے بتایا کہ ساہیوال ملتان، لائلپور اور شیخوپورہ خوشاب کے درمیان نئی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ لاہور میں دریائے راوی کا پرانا پل دوبارہ تعمیر کر دیا گیا ہے۔ اور بارہ دری کے قریب نیا پل زیر تکمیل ہے جس سے ٹریفک کی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔

لاہور ۱۷ مئی۔ یوگوسلاویہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر پادرک نے کہا ہے کہ ان کا ملک کشمیر کے پر امن تصفیہ کا حامی ہے۔ انہوں نے کہا یوگوسلاویہ عالمی تنازعات کو پر امن ذرائع سے حل کرنے کا حامی ہے اور تنازعہ کشمیر کا تصفیہ بھی باہمی بات چیت باہمی بات چیت کے ذریعہ حل کیا جا سکتا ہے انہوں نے یہ بات کل راولپنڈی سے صوبائی دارالحکومت پہنچنے پر ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہی۔

یوگوسلاوی نائب وزیر خارجہ نے انکشاف کیا کہ پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان عنقریب وزارتی سطح کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعلقات کو وسیع کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں ایسے طریقے وضع کئے جائیں گے جن سے تجارت ترقی پذیر ہو اور دونوں ممالک کے درمیان ترقیاتی منصوبوں کے سلسلے میں افہام و تفہیم پیدا ہو۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ وزارتی اجلاس اسلام آباد یا یوگوسلاویہ کے دارالحکومت بلغراد میں منعقد ہوگا۔

بیروت ۱۷ مئی۔ بیروت پہنچنے والی خبروں کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجیں شام پہنچنا شروع ہو گئی ہیں اور پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں شام اور اسرائیل کی سرحد پر صورت حال انتہائی خطرناک ہو گئی ہے فریقین ٹینک اور بھاری اسلحہ محاذ پر لے آئے ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جنگ اس مرتبہ ٹل نہیں سکے گی۔ شام کی تمام بندرگاہوں اور فوجی ہوائی اڈوں پر پہرہ لگا ہوا ہے۔ اور عرب جمہوریہ سے بڑی تیزی کے ساتھ ہتھیار اور فوجیں شام منتقل کی جا رہی ہیں۔

بیروت کے سفارتی حلقوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ اگر جنگ شروع ہو گئی تو محدود نہیں رہے گی اور تمام عرب ممالک اس جنگ میں شامل ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ نئی دہلی کے اخبارات نے مقبوضہ کشمیر کے ایک اخبار کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ شیخ عبداللہ کو خفیہ طور پر بھارتی دارالحکومت پہنچا دیا گیا ہے اور حال ہی میں انہوں نے بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے انتہائی اہم مذاکرات کئے ہیں۔ وزیر اعظم اور شیر کشمیر کی ملاقات سے قبل مرزا افضل بیگ اور کابینہ کے ایک سینئر وزیر کے درمیان دو دن تک بات چیت کا سلسلہ جاری رہا۔

ملتان ۱۷ مئی۔ مظفر گڑھ پولیس نے تھل کے چک نمبر ۲۷۵ میں چھاپہ مار کر ایک بیگار کیمپ سے ۱۲ افراد کو برآمد کر لیا ہے جن سے ایک عرصہ سے جبری مشقت لی جا رہی تھی۔ کیمپ کے چار محافظ جمہور خان۔ شیر افضل، شاہ گل۔ اور محمد اکبر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ چھاپہ مار پارٹی کی قیادت سپرنٹنڈنٹ پولیس مظفر گڑھ کر رہے تھے۔

پولیس اب تک ملتان ڈویژن کے مختلف علاقوں سے ۲۶ بیگار کیمپوں کا سراغ لگا چکی ہے اور کیمپوں سے دو سو افراد برآمد ہو چکے ہیں ان میں بچے بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کیمپوں کو چلانے والے دو درجن سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان تمام بیگار کیمپوں کے ٹھیکیدار مفرور ہیں۔

لاہور ۱۷ مئی۔ آج مغربی پاکستان کابینہ کا اجلاس گورنر مسٹر محمد موسےٰ کی زیر صدارت ہوا جس میں صوبائی ریونیو بجٹ کی منظوری دی گئی۔ یہ بجٹ ۲۳ رجون کو صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ کابینہ کا اجلاس آج بھی ہو رہا ہے جس میں صوبہ کے نئے فارم بجٹ پر غور کر کے اسے منظور کیا جائے گا۔

ٹوکیو ۱۷ مئی۔ وزیر خارجہ پاکستان اور جاپانی وزیر اعظم نے اپنی بات چیت کے نتیجہ میں اس بات پر اتفاق رائے کیا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ بعد میں مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ جاپان پاکستانی اجناس کا دنیا میں چوتھا سب سے بڑا خریدار ہے۔ اور دونوں ملکوں میں اقتصادی تعاون بڑھنے کے امکانات بہت روشن ہیں۔

کل صبح سید شریف الدین پیرزادہ نے شاہی محل میں شاہ جاپان ہیروہیٹو سے ملاقات کی بعد میں جاپان وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے وزیر اعظم جاپان کو صدر ایوب کی طرف سے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے جو انہوں نے قبول کر لی ہے اور کہا ہے کہ انہیں جب بھی موقع ملا۔ وہ پاکستان کا دورہ کریں گے۔ البتہ وزیر اعظم جاپان نے خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ سال رواں کے دوران پاکستان کا دورہ نہیں کر سکیں گے۔

کلکتہ ۱۷ مئی۔ کلکتہ سے تقریباً پچاس میل دور شمال میں رانا گھاٹ کے مقام پر ہنگامے بدستور جاری ہیں۔ اور پولیس فائرنگ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد چار تک پہنچ گئی ہے کل جن سپاہیوں نے فائرنگ کی تھی انہیں معطل کر دیا گیا ہے اور صوبائی حکومت نے ان کے خلاف عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ان فسادات میں اب تک ۵۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن پولیس کے تین سپاہی بھی شامل ہیں۔

بھارتی اخبارات کی اطلاع کے مطابق کلکتہ کے قریب کاشی پور میں بھی زبردست ہنگامے ہوئے ہیں مشتعل مزدوروں نے کاشی پور کی فیکٹری کو تباہ کرنے کی کوشش کی انہوں نے فیکٹری کے دفتر کو تباہ کر دیا اور جنرل منیجر کے دفتر کو لوٹ لیا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تریاق سلیمانی
تبخیر معدہ۔ بدہضمی ضعف اشتہا کے لئے مجرب دوا ہے۔
قیمت بڑی شیشی ۲ روپے
قیمت چھوٹی شیشی ایک روپیہ
المنار دواخانہ ربوہ

نمایاں کامیابی

میرے دو بھائیوں عبدالمنان اور لطف الرحمن نے بالترتیب ۷ ک ۴ اور مڈل کے امتحان میں ۵۹۲ اور ۷۰۰ نمبر حاصل کر کے گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ حاصل کیا ہے۔ لطف الرحمن نے مڈل سکول میں تیسری اور ضلع بھر میں بھی تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابیوں کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور سلسلہ اور خاندان کے لئے مفید وجود بنائے آمین۔ عبدالحمید ولد عبدالرحمن منیجر سنگر مشین کمپنی گوجرانوالہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ سادہ سیٹ
اور
چاندی کے خوش نما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز دہلی دروازہ لاہور فون ۲۶۲۳

ہمدرد نسواں (رجسٹرڈ) اسقاط حمل یا بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانے کا مجرب نسخہ قیمت مکمل کورس گولی ۲۰ بیس روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مامورین اور اُن کے خلفاء کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی رُوحانی ترقی ملتی ہے

روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامورین اور ان کے خلفاء کی بجائے دوسروں سے روحانی تعلقات پیدا کرنے کی مضرت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سورۂ نور کی ابتداء بعض ایسے احکام سے کی گئی ہے جن کو نظرانداز کرنا انسانی تمدن میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ نسلِ انسانی کے بقاء اور اس کی حفاظت کے قوانین سے اس سورۃ کو شروع کیا گیا ہے تاکہ جسمانی اور اخلاقی حفاظت کے قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے روحانی ترقیات کی طرف انسان کی توجہ پھیرے۔ یہ ایک یقینی بات ہے کہ جس طرح جسمانی حفاظت کے قواعد کو مدنظر نہ رکھنے سے انسانی جسم تباہ اور قومیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح روحانی تعلقات میں غلطی کرنے سے بڑے بھاری نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ اور روحانی کوششوں کے نتائج مخلوط ہو جاتے ہیں۔

جسمانی تعلقات میں دیکھو بظاہر جس طرح جائز تعلقات رکھنے والے مرد عورت ملتے ہیں بچہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح ناجائز تعلق رکھنے والے بھی ملتے ہیں۔ اور ان کے تعلق سے بھی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن پہلا تعلق جہاں انسانی تمدن کو ترقی دینے والا ہے وہاں ناجائز تعلق کے نتیجہ میں انسانی تمدن کے سر پر کلہاڑا رکھ دیا جاتا ہے۔ اور آئندہ نسلیں ایسی مشکوک ہو جاتی ہیں کہ ان کا امتیاز کرنا ہی ناممکن ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی تعلق پیدا کرنے میں جب لوگ احتیاط سے کام نہیں لیتے اور غلط طریق اختیار کر لیتے ہیں یعنی جس سے روحانی تعلق پیدا کرنا چاہیئے اُس سے نہیں کرتے بلکہ جس سے نہیں کرنا چاہیئے اُس سے کر لیتے ہیں تو اس سے بھی بڑے خوفناک نتائج نکلتے ہیں مگر بہت لوگ ہیں جو اس بات کو نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ارواح کا بھی آپس میں تعلق ہوتا ہے اور جب تک ان کا تعلق جائز اور صحیح طور پر نہ ہو خراب نتیجہ نکلتا ہے اور خواہ کتنی کوشش کی جائے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ دیکھ لو ایک طالب علم ایک استاد سے کچھ نہیں سیکھ سکتا لیکن دوسرے استاد سے بہت کچھ سیکھ لیتا ہے ایک افسر کے ماتحت ایک شخص اچھی طرح کام نہیں کرتا ہے لیکن دوسرے افسر کے ماتحت وہی شخص خوب عمدگی سے کام کرتا ہے۔ ایک تاجر کو اگر دوسرے تاجر سے ملا دیا جائے تو ان کا ملنا نقصان کا موجب ہوتا ہے لیکن ایک اور کے ساتھ ملنے سے اس کی تجارت خوب ترقی کر جاتی ہے۔

پس ارواح کا بھی آپس میں تعلق ہوتا ہے مگر یہ تعلق خدا ہی پیدا کرتا ہے جو دو طرح ہوتا ہے یا تو اس طرح کہ ایسی روح کے متعلق دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس سے تعلق رکھنے والے روحانی فائدہ اٹھائیں گے۔ اور یا ایسا ہوتا ہے کہ اعلان تو نہیں ہوتا ہاں انسان اپنی کوشش اور سعی سے اس کو دریافت کر لیتا ہے۔ پہلی شق میں مامورین اور ان کے خلفاء شامل ہیں اور دوسری شق میں غیر مامور انسان کے خلفاء داخل ہیں۔ جب ان سے تعلق ہو تب عمدہ اور نیک نتائج نکلتے ہیں ورنہ نہیں۔ پہلی قسم کی ارواح کے متعلق چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو جاتا ہے اس لئے ان کی تلاش میں کوئی دقت پیش نہیں آتی لیکن دوسری قسم کی ارواح کے متعلق عقل اور فراست سے جستجو کرنا ضروری ہوتا ہے اور اگر کوئی شخص ان کے لئے کامل جستجو نہیں کرتا اور ان سے تعلق نہیں رکھتا تو دوسرے لوگوں سے خواہ وہ بیس بیس سال سے بھی تعلق رکھے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔"

(تفسیر کبیر)

مصری افواج کو اسرائیل پر حملہ کے لئے تیار رہنے کا حکم

بری، بحری اور فضائی کمانڈر نامزد کر دیئے گئے

قاہرہ ۱۸ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل اور عرب جمہوریہ کی سرحدوں پر متعین عالمی فوج کے دستوں کو فوری طور پر ہٹا لے تاکہ مصری افواج سرحد پر متعین ہو کر اسرائیل کے خلاف کارروائی کر سکیں۔ ادھر متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر دفاع اور مسلح افواج کے ڈپٹی سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر نے مصری افواج کو حکم دیا ہے کہ اگر اسرائیل کسی بھی عرب ملک کے خلاف فوجی کارروائی کرے تو اس پر فوراً حملہ کر دیا جائے۔ حملے کی نگرانی اور رہنمائی کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کی بری، فضائی اور بحری افواج کے الگ الگ کمانڈر نامزد کر دیئے گئے ہیں۔ اور فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرائیل کی سرحد پر حملے کے لئے تیار ہو جائیں۔

قاہرہ ریڈیو کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ نے کل صبح مشرق وسطیٰ میں امن فوج کے کمانڈر انچیف بھارت کے جنرل رکھیا سے کہا ہے کہ وہ اپنے فوجی دستے فوری طور پر صحرائے سینا سے ہٹا لیں۔ کیونکہ اس علاقہ میں عرب جمہوریہ کی افواج کو مورچے سنبھالنے ہیں۔ تاکہ وہ اسرائیل کے خلاف دفاعی کارروائیاں کر سکیں۔ عرب جمہوریہ نے مزید کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کو غزہ کے علاقہ میں جمع کر دیا جائے۔

مشرقی پاکستان میں ایک اور طوفان کا خطرہ

چٹاگانگ ۱۸ مئی۔ خلیج بنگال میں ہوا کا دباؤ بڑھ جانے کی وجہ سے زبردست طوفان کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ یہ طوفان تیز ہواؤں کے ساتھ شمال مشرق کی طرف بڑھے گا۔ اس لئے چٹاگانگ، چالنا اور کوکس بازار کی بندرگاہوں کو خبردار کر دیا گیا ہے اور ہدایات دی گئی ہیں کہ ساحل پر دور کے خطرہ کا سگنل نمبر ۲ بلند رکھیں اس خطرہ کے پیش نظر چٹاگانگ کے جنوب اور ساحلی علاقوں میں حفاظتی اقدامات اختیار کئے جا رہے ہیں سمندر میں موجود ماہی گیر کشتیوں اور بادبانی جہازوں کو ساحل پر پہنچ جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

چین اور امریکہ میں جنگ کا خطرہ موجود ہے (اوتھان)

سب سے بڑی طاقت اور سب سے زیادہ آبادی والے ملک میں تصفیہ ضروری ہے

نیویارک ۱۸ مئی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان نے ایک مرتبہ پھر اس خدشے کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان ویٹ نام کے مسئلے پر جنگ چھڑنے کا مسئلہ موجود ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ چین اور امریکہ کو ایک دوسرے سے مفاہمت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ انہوں نے یہ بات گذشتہ روز ایشیا سوسائٹی کے ایک اجلاس میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی اور مشرقی ممالک ایک دوسرے سے زیادہ دور ہوتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے عالمی جنگ کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کسی ملک کا نام لئے بغیر کہا "دونوں ملکوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اختلافات باہمی مفاہمت سے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیا میں امن برقرار رکھنا ہے تو دنیا کی سب سے بڑی آبادی کے ملک اور دنیا کے سب سے طاقتور ملک کے درمیان کسی نہ کسی طرح مفاہمت کی فضا پیدا ہونی چاہیئے۔ انہوں نے کہا جب تک دونوں ملکوں میں دوستانہ ماحول پیدا نہ ہوگا۔ مشرق بعید میں امن قائم نہیں ہو سکتا اور اس بات کا یقینی خطرہ موجود ہے کہ امریکہ اور چین کے درمیان تصادم ہو جائے گا۔"

ملتان ۱۸ مئی۔ پولیس نے کوٹ ادو کے مختلف جنگلوں میں قائم بیگار کیمپوں میں چھاپے مار کر ڈیڑھ سو افراد کو برآمد کر لیا ہے ان میں ۳۰ لڑکے بھی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴